REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

یوم سہ شنبہ — روزنامہ — ربوہ

الفضل

فی پرچہ ۱؎ — ۱۷ ربیع الاول ۱۳۷۶ھ

جلد ۴۵/۱۰ — ۲۳ اخاء ۱۳۳۵ ہش — ۲۳ اکتوبر ۱۹۵۶ء — نمبر ۲۴۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۲ اکتوبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے۔

"صحت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے" الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی اہم قرارداد

فتنہ میں ملوث افراد کو جماعت احمدیہ کا فرد تسلیم نہ کیا جائے

اگر کوئی جماعت انہیں اپنا ممبر سمجھے تو اس جماعت کا الحاق صدر انجمن احمدیہ سے ٹوٹا ہوا سمجھا جائے

صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ نے اپنے اجلاس مورخہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۵۶ء میں حسب ذیل قرارداد (غیر معمولی ۱۰۶) منظور کی ہے:۔

"فیصلہ ہوا کہ مندرجہ ذیل افراد اب تک کی اطلاعات کے مطابق خلافت حقہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خلاف حالیہ فتنہ میں ملوث پائے گئے ہیں۔

(۱) میاں عبدالمنان صاحب عمر
(۲) میاں عبدالوہاب صاحب عمر
(۳) چوہدری غلام رسول صاحب ۳۵
(۴) ملک فیض الرحمٰن صاحب فیضی
(۵) ملک عزیز الرحمٰن صاحب
(۶) ملک عطاء الرحمٰن صاحب راحت
(۷) چوہدری عبدالحمید صاحب ڈھڈا
(۸) راجہ بشیر احمد صاحب رازی
(۹) اللہ رکھا صاحب
(۱۰) محمد یونس صاحب مولوی فاضل
(۱۱) چوہدری عبداللطیف صاحب بگم پوری
(۱۲) مولوی محمد حیات صاحب تاثیر
(۱۳) مولوی علی محمد صاحب اجمیری

نمبر ۱ کے متعلق جماعت احمدیہ ربوہ نے نمبر ۲ تا نمبر ۱۱ کے متعلق جماعت احمدیہ لاہور نے (نمبر ۶ ملک عطاء الرحمٰن صاحب راحت اور نمبر ۱۰ محمد یونس صاحب مولوی فاضل ہر دو نے احمدیت سے انکار کر دیا ہے اور نمبر ۸ راجہ بشیر احمد رازی نے خلافت سے عدم وابستگی کا اظہار کیا ہے) نمبر ۱۲ کے متعلق جماعت احمدیہ منٹگمری نے اور نمبر ۱۳ کے متعلق جماعت احمدیہ راولپنڈی نے قراردادیں پاس کی ہیں۔ کہ یہ لوگ چونکہ اپنے عمل سے جماعت سے علیحدگی اور خروج اختیار کر چکے ہیں۔ اس لئے یہ جماعتیں ایسے افراد کو اپنی جماعت کے ممبر تسلیم نہیں کرتیں۔

یہ قراردادیں بغرض منظوری سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ارسال کی گئیں اور حضور نے ان کو منظور فرمایا ہے۔

ربوہ۔ لاہور۔ منٹگمری اور راولپنڈی کی جماعتوں کے علاوہ اب تک پاکستان اور بیرون پاکستان کی مندرجہ ذیل بڑی بڑی جماعتوں نے بھی ان قراردادوں کی تائید کی ہے۔ اور فتنہ میں ملوث لوگوں کے متعلق فیصلہ کیا ہے۔ کہ یہ لوگ اپنے عمل سے جماعت کے ممبر نہیں رہے۔ مثلاً کراچی۔ لائل پور سرگودہا۔ مرکزی خدام الاحمدیہ ربوہ (جو عالمگیر مجلس خدام الاحمدیہ پر مشتمل ہے) قادیان حیدر آباد دکن۔ مصر وغیرہ اور ابھی یہ سلسلہ جاری ہے۔

صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ اس تعلق میں اپنے فرض کو محسوس کرتے ہوئے ان افراد کے بارے میں فیصلہ کرتی ہے۔ کہ آئندہ مذکورہ بالا افراد کو جماعت احمدیہ کا فرد تسلیم نہ کیا جائے۔ اور اگر کوئی جماعت انہیں اپنا ممبر سمجھے تو اس انجمن کا الحاق صدر انجمن احمدیہ ربوہ سے ٹوٹا ہوا سمجھا جائے۔ اور اگر کوئی شخص نئی جماعت ایسی بنائے۔ جو ان افراد کو اپنا ممبر تسلیم کرے۔ یا جو اور افراد ایسے نکل آئیں جن کا تعلق مذکورہ بالا لوگوں میں سے کسی کے ساتھ ثابت ہو۔ اور وہ بھی فتنہ میں ملوث پائے جائیں تو صدر انجمن احمدیہ کے اس فیصلہ کے مطابق ایسی انجمن بھی صدر انجمن احمدیہ کی شاخ نہیں بن سکے گی۔ اور جو حقوق صدر انجمن نے اپنی شاخوں کو دیئے ہیں۔ وہ ان سے محروم رہے گی۔ اور ایسے افراد بھی کسی ایسی جماعت کے ممبر نہیں سمجھے جائیں گے جس کا الحاق صدر انجمن احمدیہ کے ساتھ ہو۔

نیز فیصلہ ہوا کہ ہیئۃ نظارت علیا اس معاملے کی سختی سے نگرانی کرے کہ صدر انجمن احمدیہ کی کوئی شاخ یا مقامی جماعت کا کوئی فرد فیصلہ ہذا کی خلاف ورزی نہ کرے۔ اور اس فیصلہ میں رخنہ اندازی کا موجب نہ بنے۔

یہ بھی فیصلہ ہوا کہ مندرجہ بالا فیصلہ جات آخری منظوری کے لئے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کئے جاویں۔ اور حضور کی منظوری حاصل کرنے کے بعد مجلس شوریٰ میں بھی پیش کیا جائے۔ تاکہ ساری جماعت کی رائے براہ راست معلوم ہو سکے"۔

خاکساران

مرزا عزیز احمد (ناظر اعلیٰ)۔ غلام محمد اختر (ناظر اعلیٰ ثانی) عبدالحق رامہ (ناظر بیت المال) فتح محمد سیال (ناظر اصلاح و ارشاد) محمد الدین (ناظر تعلیم) خادم حسین (ناظر امور عامہ و خارجہ) مرزا داؤد احمد (ناظر حفاظت) جلال الدین شمس (ممبر) اسد اللہ خان (بیرسٹرایٹ لاء ممبر) مرزا منور احمد (ناظر ضیافت) سیف الرحمٰن (ممبر) عبدالسلام (وکیل الاعلیٰ تحریک جدید ممبر)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مندرجہ بالا قرارداد ملاحظہ فرمانے کے بعد فرمایا:۔

"منظور ہے"

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۳ر اکتوبر ۱۹۵۶ء

پیر پرستی

ہفت روزہ پیغام صلح اشاعت ۲۶ر ستمبر ۱۹۵۶ء میں ایک مضمون "پیر پرستی کی لعنت" کے زیر عنوان میاں بشارت احمد صاحب بقا بی اے راولپنڈی کا شائع ہوا ہے۔ اس میں مضمون نگار نے موجودہ پیر پرستی اور اسلام میں آزادئ رائے کے اصول پر طویل بحث کی ہے۔ اور یہ بات واضح کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ مسلمانوں کو خلیفہ ہو یا کوئی ہو سب پر اعتراض کرنے کا حق ہے۔

ہم نے اپنے گذشتہ اداریہ میں واضح کیا ہے۔ کہ بعض لوگ اختلاف رائے اور نافرمانی میں امتیاز کرنے سے عاری ہوتے ہیں۔ اور مشاورت کا جو اصول اسلام میں ہے۔ اس کے معنی یہ لیتے ہیں۔ کہ خواہ خلیفہ یا امیر قوم کے حکم کی نافرمانی ہی کیوں نہ کی جائے۔ وہ ہرگز قابل مواخذہ نہیں ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ اختلاف رائے اور بغاوت اور نافرمانی میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ ہم نے لکھا تھا۔ کہ کسی نظام کے رکن کے لئے اگر وہ اس نظام کا رکن رہنا چاہتا ہے۔ تو اسے نظام کے اصولوں اور شرعاً اور قانوناً مقرر کردہ خلیفہ یا امیر کی اطاعت کا جذبہ والہانہ عشق و محبت کی حد تک اپنے آپ میں پیدا کرنا چاہیئے۔ ورنہ اگر ہر شخص کو اجازت ہو۔ کہ وہ نظامی معاملات میں اپنے خلیفہ یا امیر کے ہر حکم پر تعمیل کرنے سے پہلے چھان بین کرنی شروع کر دے۔ تو اکثر امور میں اس کا فعل قومی تباہی کا باعث ہو سکتا ہے۔

اس کی وجہ ظاہر ہے۔ کہ ایک امیر یا خلیفہ کا حکم ایک وسیع علم پر مبنی ہوتا ہے۔ جس کا ہر رکن کو علم ہونا نہ صرف یہ کہ ضروری نہیں۔ بلکہ اکثر حالات میں تو قطعاً نہیں ہو سکتا۔ اس لئے نظامی نقطۂ نظر سے ہر رکن کا یہ فرض ہوتا ہے۔ کہ وہ بلا چون و چرا احکام کی تعمیل کرے۔ خواہ اس کو ان احکام میں سے کسی پر انشراح بھی نہ ہو۔ نظام کا یہ اصول اولین اصولوں میں سے اہم ترین اصول ہے۔ اس سے یہ نتیجہ نکالنا مشکل نہیں ہے۔ کہ جو شخص ایسے احکام کی تعمیل سے انکار کرتا ہے۔ وہ باغی ہے۔ کیونکہ اس کا فعل قوم کی تباہی کا باعث ہو سکتا ہے۔

جہاں تک مشاورت کا تعلق ہے۔ ہم گذشتہ اداریہ میں بتا چکے ہیں۔ کہ مشاورت کا حکم تو عام ہے۔ خود رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بھی اہل الرائے سے مشاورت کا حکم ہے۔ مشاورت کے اس عام حکم سے یہ بات بھی واضح ہو جاتی ہے۔ کہ اختلاف رائے اسلام میں جائز ہے۔ کیونکہ اگر اختلاف رائے کی اجازت نہ ہو۔ تو مشاورت کے بھی کوئی معنی نہیں ہو سکتے۔ لیکن اس کے یہ معنی نہیں ہیں۔ کہ ایک شخص اسلام کا کلمہ بھی منہ سے پڑھتا ہو۔ اور دوسری طرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رسالت اور نبوت کا بھی منکر ہو۔ یا ایسے کام کرتا ہے۔ جو انکار کے مترادف ہوں۔ ایسے انسان کو سوا منافق کے اور کیا کہا جا سکتا ہے۔ اور یہ قرآن کریم سے واضح ہے۔ کہ ایک منافق نظام کے لئے کھلے کافر سے بھی کہیں زیادہ خطرناک ہوتا ہے۔ اور اس کا بروقت انسداد نہ کرنا سخت غفلت ہے۔ مامور من اللہ ہوں۔ یا ان کے خلفاء ہوں۔ بلکہ ان کے مقرر کردہ حکام ہوں۔ جو نظام کو کامیابی سے چلانے کے لئے اللہ تعالیٰ کے سامنے جواب دہ ہیں۔ ایسے فتنوں کے انسداد سے غفلت کے کبھی مرتکب نہیں ہو سکتے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حدیث "کلکم راع" کے مطابق تو تمام مسلمانوں کا یہ فرض ہے۔ کہ ایسے فتنوں کے انسداد کے لئے اپنی سعی کریں۔ اور اپنے اس فرض کو باحسن وجوہ سرانجام دینے کے لئے اس شخص کی پوری پوری اطاعت کریں۔ جو وقت کے لحاظ سے ان کا امام بنایا گیا ہے۔

اس حقیقت کو نہ سمجھنے کی وجہ سے "پیغام صلح" کے مضمون نگار نے صرف اسلام میں آزادئ رائے پر زور دیا ہے۔ اور اس پہلو کو بالکل نظر انداز کر گیا ہے۔ اسی لئے خلفاء یا امیر کے احکام کی والہانہ عشق و محبت سے تعمیل کرنے کا نام بھی وہ "پیر پرستی" رکھتا ہے۔ مضمون نگار لکھتا ہے:۔

"تاریخ اسلام کے ابتدائی دور کا مطالعہ ہمیں اس نتیجہ پر پہنچاتا ہے۔ کہ امت مسلمہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم سے نہ تو اندھی محبت کی۔ اور نہ ہی ان سے کسی امر میں اختلاف کو موجب سلب ایمان سمجھا۔ اگر ایسا ہوتا تو جمہوریت کی روح اور حریتِ فکر اور آزادئ رائے کا کلی طور پر خاتمہ ہو جاتا۔ لیکن ہم اس کے برعکس دیکھتے ہیں۔ کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ قوم کو مخاطب کر کے کہتے ہیں:۔

"لوگو اگر تم مجھے ٹیڑھا چلتے پاؤ۔ تو مجھے سیدھا کر دو۔"

اور قوم جواب میں کہتی ہے۔

"تو بخدا ہم نیزوں کی انی سے تجھے سیدھا کر دیں گے۔"

حضرت عمرؓ سے برسرِ عام لوگ جھگڑتے تھے۔ لیکن اسلام کے اس بطل جلیل نے کبھی برا نہ مانا۔ نہ ہی اپنی کسی غلطی کا برسرِ عام اعتراف اپنی توہین کے مترادف سمجھا۔ حضرت عثمانؓ کے خلاف کس قدر شور اٹھا۔ فتنہ پردازوں نے حکومت کے سارے نظم و نسق کو کس حد تک بے جان اور بے اثر کر دیا۔ لیکن چونکہ معاملہ بظاہر ان کی ذات سے متعلق تھا۔ اس لئے اس شوریدہ سر گروہ کی گوشمالی کے لئے فوج کو نہ بلایا۔ اسی طرح سے جو لوگ حضرت علیؓ کی خلافت کے مخالف تھے۔ وہ بھی برسرِ عام مخالفت کرتے تھے۔ اگر مسلمان قوم کو یہ معلوم ہوتا۔ یا اس کو بتایا گیا ہوتا۔ کہ خلیفہ کی مخالفت خدا اور رسول اور دینِ اسلام کی مخالفت ہے۔ تو کبھی باور نہیں کیا جا سکتا۔ کہ اپنے خلفاء کے لئے وہی اطاعت اور جاں نثاری نہ دکھاتی۔ جس کا مظاہرہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ حیات میں کر چکی تھی۔"

اس بات کو نظر انداز بھی کر دیا جائے۔ کہ مضمون نگار نے خلافت راشدہ کے عہد کی تاریخ کو غور سے مطالعہ نہیں کیا۔ ہم صرف یہ عرض کرنا چاہتے ہیں۔ کہ اس نے بعض باتوں کو گڈمڈ کر دیا ہے۔ ہم اپنے گذشتہ اداریہ میں بتا چکے ہیں۔ کہ جہاں تک نظام کا تعلق ہے۔ خلفائے راشدینؓ نے مشاورت کے اصول پر عمل کرنے کے باوجود ذرا بھی کمزوری کا اظہار نہیں کیا۔ جب کبھی اختلاف رائے اور مشاورت سے گذر کر بغاوت یا انکار کا سوال پیدا ہوا ہے۔ خلفائے راشدینؓ نے چٹان کی طرح جم کر اس کا مقابلہ کیا ہے۔ ہم اپنے گذشتہ اداریہ میں مجملاً اس کی وضاحت کر چکے ہیں۔ ذیل میں ہم اس مضمون سے ایک اور اقتباس درج کرتے ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق ہے۔ مضمون نگار صاحب آخر میں لکھتے ہیں:۔

"اگرچہ آپ امت مسلمہ کے لئے حکم و عدل ہو کر آئے تھے۔ تا ان کی معرفت برسوں کے تنازعات جو امت کی ملی زندگی کو گھن کی طرح کھائے جا رہے تھے فیصلہ پا جائیں۔ لیکن اس کے باوجود ہم دیکھتے ہیں۔ کہ دینی امور اور مسلمات میں اگر کسی نے اپنا خیال حضرت اقدس کے خیال کے خلاف رکھا۔ تو آپ نے کبھی ناراضی کا اظہار نہ فرمایا۔ حضرت شیخ قمر الدین صاحب جہلمی مرحوم و مغفور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش با باپ کے قائل تھے۔ ان کی شکایات بھی حضرت اقدس کی خدمت میں مولوی فضل دین صاحب بھیروی مرحوم و مغفور نے کر دی۔ شیخ صاحب موصوف کو طلب فرمایا گیا۔ حضور علیہ السلام کے استفسار پر انہوں نے فرمایا کہ میرے اس خیال کی بنیاد قرآن و حدیث پر ہے۔ چنانچہ انہوں نے چند آیات قرآنی پیش فرمائیں۔ جنہیں سنکر حضور بہت خوش ہوئے۔ اور فرمایا کہ مولوی صاحب دیکھئے نا شیخ صاحب تو اپنے خیال کی تائید میں قرآن پیش کر رہے ہیں۔ گویا اس طرح حضور نے اپنے مرید کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ اگر کوئی پیر ہوتا تو بات سننے بغیر ہی ڈانٹ دیتا۔ اور جماعت سے خارج کر دینے کی دھمکی دے دیتا۔ اسی طرح حضرت مولوی عبد الکریمؓ کے متعلق حضرت مسیح موعود نے ازالہ اوہام میں فرمایا:۔

"میری تعلیم کی اکثر باتوں سے وہ متفق الرائے ہیں۔ مگر میرے خیال میں ہے۔ کہ شاید بعض سے نہیں۔" گویا مرید اپنے پیر سے بعض باتوں میں اختلاف رکھتا ہے۔ اور اس کے باوجود اس کی بیعت میں داخل ہوتا ہے۔ حضرت اقدس نے یہ نہ فرمایا۔ کہ جب تک آپ پوری طرح میری تعلیم کی تمام باتوں سے متفق الرائے نہ ہو جائیں۔ میں آپ کو اپنی مریدی میں لینے کے لئے تیار نہیں۔ بلکہ بیعت لی۔ اور فرمایا:۔

"مولوی صاحب اس عاجز کے یک رنگ دوست ہیں۔ اور مجھ سے سچی اور زندہ محبت رکھتے ہیں۔"

اور آخر میں فرمایا:۔

"مجھے یقین ہے۔ کہ مولوی صاحب اپنی محبت کے پاک جذبات کی وجہ سے اور بھی ہمرنگی میں ترقی کر لیں گے۔ اور اپنے بعض معلومات پر نظر ثانی فرمائیں گے۔"

غور فرمایئے۔ کیا یہ الفاظ ایک پیر کے ہو سکتے ہیں۔ جو ذرہ بھر کے اختلاف کو بھی گناہ بتاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمان قوم کو پیر پرستی کی لعنت سے محفوظ فرمائے۔ آمین۔ آمین۔"

ہم بھی مضمون نگار کے ساتھ دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ مسلمان قوم کو "پیر پرستی کی

(باقی صفحہ ۵ پر)

قادیان کے جلسہ سالانہ کے مختصر کوائف

اسلام اور احمدیت کی صداقت پر موثر تقاریر پاکستانی اور ہندوستانی احمدی احباب کے علاوہ غیر مسلم معززین کی شرکت ۔ سوز و گداز سے معمور دعائیں

از مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

ذیل میں اس خط کی نقل درج کی جاتی ہے جو امسال کے جلسہ قادیان کے کوائف عزیز مرزا وسیم احمد سلمہ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان نے خاکسار کے نام ایک خط کی صورت میں تحریر کر کے ارسال کئے ہیں۔ خدا کے فضل سے امسال جلسہ بہت کامیاب رہا۔ اور باوجود اس کے کہ قافلہ نہیں جا سکا پاکستانی احباب غیر معمولی تعداد میں قادیان پہنچ گئے اور قادیان کی برکات سے متمتع ہو کر واپس آئے۔ غیر احمدی سامعین پر بہت اچھا اثر ہوا۔ فقط والسلام خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۱۸/۱۰/۵۶

خدا تعالیٰ کے فضل سے مرکز قادیان کا ۶۵ واں سالانہ جلسہ بخیر و خوبی انجام پذیر ہو گیا ہے۔ جلسہ کا پہلا دن بادلوں سے گھرا ہوا تھا۔ اور موسم کی خرابی کی وجہ سے جلسہ مسجد اقصیٰ میں کرنا پڑا۔ موسم کی خرابی اور کچھ شارع عام پر جلسہ کا انعقاد نہ ہو سکنے کی وجہ سے پہلے دن غیر مسلم تھوڑی تعداد میں تشریف لائے۔ لیکن دوسرے اور تیسرے دن خدا کے فضل سے چار پانچ سو کی تعداد میں غیر مسلم جلسہ سنتے رہے۔ بوجہ دسہرہ کے تہوار کے اس دفعہ ہندو نسبتاً کم تعداد میں شامل ہو سکے۔ لیکن سکھوں نے کافی دلچسپی لی۔ شہر کے معززین سردار گوردیال سنگھ صاحب باجوہ باوا اپونت سنگھ صاحب۔ صوبیدار ٹھاکر سنگھ صاحب۔ سردار جیون سنگھ صاحب۔ سردار پورن سنگھ صاحب اور پنڈت ملاواج وغیرہم شامل جلسہ ہوئے اور توجہ کے ساتھ اسلام کی تبلیغ سنتے رہے۔ ہمارے نو احمدی سردار درشن سنگھ ڈیروال سے ۱۰ آدمی ساتھ لائے۔ اور جلسہ سنتے رہے۔ اسی طرح موضع بھینیاں سے چھ دوست آئے۔ مختلف دیہات سے اور بھی متفرق اصحاب آئے۔ لدھیانہ سے مسٹر کانشی رام صاحب چاولہ جو مشہور مصنف ہیں۔ اور ۲۷ مذہبی اور اخلاقی کتابوں کے مصنف ہیں تشریف لائے۔ اپنی کتابوں کے نمونے بھی ساتھ لائے۔ سرکاری افسران میں سے سردار رچھپال سنگھ صاحب S. D. M. بٹالہ۔ تحصیلدار صاحب بٹالہ اور پولیس افسران بٹالہ و قادیان تشریف لاتے رہے۔ اور سب نے اسلام اور احمدیت کی تبلیغ کو سکون اور توجہ سے سنا۔ چوک اور جلسہ گاہ کے ارد گرد پولیس کے پہرہ کا انتظام بہت تسلی بخش تھا۔

جلسہ کی تقاریر شائع شدہ پروگرام کے مطابق نہ ہو سکیں۔ کیونکہ مکرم مولوی محمد سلیم صاحب۔ مکرم گیانی واحد حسین صاحب گیانی عباداللہ صاحب اور مکرم پروفیسر اختر احمد صاحب تشریف نہ لا سکے۔ گیانی واحد حسین صاحب کی غیر حاضری غیر مسلم دوستوں نے خاص طور پر محسوس کی۔ ان کی پنجابی تقریر بہت مقبول ہوتی ہے۔

جلسہ کی تقاریر خدا کے فضل سے مجموعی طور پر اچھی رہیں۔ اور ان کا اچھا اثر پڑا۔ مکرم مولوی ابوالعطاء صاحب اور مکرم مولوی احمدی صاحب کی تقاریر خاص طور پر مؤثر اور مفید ثابت ہوئیں۔ مکرم شیخ بشیر احمد صاحب کی رات کے تربیتی اجلاس میں بہت اچھی تقریر ہوئی۔ مکرم سلیم الجبالی صاحب (جو ملک شام سے تشریف لائے ہیں) نے جلسہ کے اختتام کے موقعہ پر اردو میں بہت موثر تقریر کی جس میں دعاؤں کی قبولیت کا ذکر بہت عمدہ پیرایہ میں کیا۔ ان کے مخصوص جوشیلے انداز کا غیر مسلموں پر بھی بہت اثر ہوا۔ فالحمد للہ۔ حضرت اقدس ایدہ اللہ کا پیغام مکرم مولوی ابوالعطاء صاحب نے پڑھ کر سنایا۔ اور اس کی نقول سائیکلو سٹائل کر کے احباب میں تقسیم کی گئیں۔

مستورات کے جلسہ کا پہلے دن مسجد مبارک اور ملحقہ مکان حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا میں اور دوسرے دنوں میں جلسہ گاہ کے پاس مولوی عبدالغنی صاحب مرحوم کے مکان کے لان میں انتظام کیا گیا۔ مردانہ جلسہ کی تقاریر بذریعہ لاؤڈ سپیکر سنی جاتی رہیں گو افسوس ہے کہ ایک دو دفعہ لاؤڈ سپیکر کی خرابی کی وجہ سے مستورات کو تکلیف ہوئی۔

اختتامی تقریر مکرم مولانا عبدالرحمن صاحب فاضل امیر مقامی نے فرمائی جس میں دعاؤں وغیرہ کے احسانات اور حکام اور غیر مسلم حضرات کا شکریہ ادا کیا گیا۔ اس سے پہلے انہوں نے بھی چند فقرات میں دوستوں کو برکات خلافت سے متمتع ہونے اور دیگر ضروری امور کی طرف توجہ دلائی۔

اکثر نظمیں ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم اور ان کے لڑکے یونس احمد صاحب اسلم درویش نے خوش الحانی سے پڑھیں نظموں میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی نظم "میں دنیا میں سب کا بھلا چاہتا ہوں" اور حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی نظم درویشان قادیان سے متعلق خاص طور پر موثر ثابت ہوئیں۔ غیر مسلموں نے بھی ان نظموں کو پسند کیا۔

ایک اجلاس کی صدارت محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب نے فرمائی۔ اور خدا کے فضل سے اس فریضہ کو بااحسن ادا کیا۔ محترم خان صاحب محمد یوسف صاحب سابق پرائیویٹ سیکرٹری نے بھی ایک اجلاس کی صدارت فرمائی۔ رات کے تربیتی اجلاس کی صدارت مکرم سید محمد سلیمان صاحب پراونشل امیر صوبہ بہار نے کی۔

جلسہ کے پہلے دن بارشوں کی وجہ سے بٹالہ قادیان کی گاڑی بند ہو گئی۔ لیکن آخری دن جبکہ مہمانوں نے واپس جانا تھا خدا تعالیٰ کے فضل سے گاڑی کا راستہ درست ہو گیا۔ اور سفر کی سہولت پیدا ہو گئی۔ جلسہ کے دوران میں بارش کے رکنے اور بعد جلسہ کے گاڑی کے جاری ہو جانے کا غیر مسلموں پر بھی خاص اثر ہوا۔ اور وہ خود بھی نشان رحمت کا ذکر کرتے تھے۔

آخری دعا خدا کے فضل سے بہت سوز و گداز اور گریہ و بکا سے ہوئی۔ جلسہ کے آغاز میں مکرم مولوی عبدالرحمن صاحب امیر مقامی نے لوائے احمدیت لہرایا اور ہندوستانی اور پاکستانی جماعتوں کے احباب نے انتظام کے ماتحت اس کا پہرہ دیا۔

جلسہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اور خلافت حقہ کے ساتھ عقیدت اور اطاعت کا ریزولیوشن متفقہ طور پر پاس کیا گیا۔ (یہ ریزولیوشن الفضل کی ایک گزشتہ اشاعت میں شائع ہو چکا ہے۔) اس موقعہ پر اردو۔ انگریزی۔ ہندی اور گورمکھی لٹریچر تقریباً ایک ہزار کی تعداد میں غیر مسلموں میں تقسیم کیا گیا۔ احباب جماعت ہائے ہندوستان کے لئے بھی پہلے سے لٹریچر تیار کر رکھا تھا۔ جو تمام جماعتوں کے نمائندوں کو دستی طور پر دے دیا گیا۔

ہندوستان سے ۱۵۳ احباب اور پاکستان سے ۴۳۳ زائرین شریک جلسہ ہوئے الحمد للہ۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے نیک اثرات پیدا کرے اور جماعت کے لئے زیادہ سے زیادہ ترقی اور وسعت کے سامان پیدا فرمائے۔ آمین۔

نوٹ:۔ کشمیر سے اس دفعہ دو تین سو کی تعداد میں احباب جلسہ پر آنے کے لئے تیار تھے۔ لیکن عین وقت پر سخت طوفان باد و باراں کی وجہ سے رستے مسدود ہو گئے۔ اور آٹھ دس افراد جو یہاں پہنچے وہ بھی معجزانہ طور پر بچ کر آئے۔

زعماء صاحبان و اراکین انصار جماعت ہائے احمدیہ ربوہ۔ احمد نگر۔ چنیوٹ کے لئے ضروری اعلان

گزشتہ شوریٰ انصار میں فیصلہ ہوا تھا کہ انصار اللہ کا سالانہ اجلاس زیادہ تر تربیتی پروگرام پر مشتمل ہوتا ہے۔ ۔ ۔ ۔

۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اس لئے آئندہ انصار کے سالانہ جلسوں میں نمائندوں کے علاوہ ربوہ۔ احمد نگر۔ چنیوٹ کے تمام اراکین انصار (سوائے معذوروں کے) بطور زائر لازمی طور پر شریک ہوا کریں۔

لہذا ہر سہ جماعتوں کے زعماء صاحبان کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ براہ مہربانی وہ اپنی اپنی جماعت اور حلقہ کے اراکین انصار کو شوریٰ کا یہ فیصلہ اچھی طرح ذہن نشین کرا دیں اور کراتے رہیں کہ ۲۶، ۲۷ اکتوبر ۱۹۵۶ء کو ہونے والے اجتماع میں (معذوروں کے سوا) سب اراکین انصار کو لازمی طور پر شامل ہونا ہوگا۔ تا کسی کے لئے لاعلمی کا عذر نہ رہے۔ معذور اراکین انصار کے متعلق زعماء صاحبان کو پہلے سے مرکز کو اطلاع دے کر اجازت حاصل کرنی ہوگی۔ اجتماع کے موقعہ پر جائزہ لینے پر اگر کسی غیر معذور رکن انصار کی اجتماع میں عدم شمولیت ثابت ہوئی۔ تو اس رکن انصار کے علاوہ زعیم متعلقہ بھی جوابدہ ہوا کرے گا۔ قائد انصار اللہ مرکزیہ

مقدس مقامات قادیان کی مرمت کیلئے چندہ کی اپیل

رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

قادیان سے اطلاع ملی ہے کہ اس سال اور گزشتہ چند سالوں کی غیر معمولی بارشوں کی وجہ سے نیز اس وجہ سے کہ ہندوستان کی حکومت نے کچھ عرصہ سے قادیان کی زمینوں میں نہر کا پانی لگانا شروع کر دیا ہے۔ قادیان میں سیم کی سی کیفیت پیدا ہو رہی ہے جس کی وجہ سے کنوؤں کا پانی بہت اونچا ہو گیا ہے۔ اور تھوڑا گڑھا کھودنے سے بھی پانی نکل آتا ہے۔ اور قادیان کے اکثر مکانات کافی شکستہ ہو کر قابل مرمت ہو رہے ہیں۔ یہ صورت حال عمارتوں کے لئے سخت خطرناک ہے۔ اور جماعت کا فرض ہے کہ قادیان کی مقدس عمارتوں خصوصاً **مسجد مبارک** اور **دار المسیح** اور **مسجد اقصےٰ** کو محفوظ رکھنے کے لئے پوری توجہ اور واجبی کوشش سے کام لیا جائے۔ جس کے لئے کافی خرچ کی ضرورت ہو گی۔ قادیان کے دوستوں کا اندازہ ہے کہ مسجد مبارک اور دار المسیح اور مسجد اقصےٰ کی عمارتوں کی مرمت کے لئے نیز مقبرہ بہشتی اور مزار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حفاظت کے لئے کم از کم پچیس ہزار روپے کی ضرورت ہے ورنہ اگر اس کام کی طرف وقت پر توجہ نہ کی گئی۔ تو بعد میں زیادہ نقصان کا اندیشہ ہے۔ قادیان کی مقدس عمارتوں کی حفاظت کی ذمہ داری صرف ہندوستان کی جماعتوں پر ہی نہیں ہے بلکہ اس سے بڑھ کر پاکستان کی جماعتوں پر ہے۔ اور خصوصاً ان مہاجر احمدیوں پر ہے۔ جو قادیان سے اور پنجاب کے دوسرے اضلاع سے ہجرت کر کے پاکستان آئے ہوئے ہیں بلکہ حق یہ ہے کہ یہ ذمہ داری دنیا بھر کی احمدی جماعتوں پر ہے کہ وہ قادیان کے مقدس مقامات کو پوری طرح اچھی اور تسلی بخش حالت میں رکھیں۔ عمارتوں کا یہ قاعدہ ہوتا ہے۔ کہ اگر چھوٹی سی شکست و ریخت کو بھی مناسب وقت پر نظر انداز کیا جائے۔ تو کچھ عرصہ کے بعد وہ بہت وسیع ہو کر غیر معمولی اخراجات کی متقاضی ہو جاتی ہے۔

پس میں جماعت کے جملہ مخلص دوستوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس کار خیر کی طرف فوری توجہ فرمائیں۔ اور قریب ترین عرصہ میں اتنا روپیہ جمع کر دیں۔ کہ قادیان کی مقدس عمارتوں اور ان کے علاوہ درویشوں کے مکانوں کی خاطر خواہ مرمت ہو سکے۔ ورنہ وقت گزر جانے پر یہی کام جو اب چند ہزار روپیہ خرچ کر کے کیا جا سکتا ہے۔ لاکھوں روپے سے کرنا بھی مشکل ہو جائے گا۔ پس پاکستان اور ہندوستان دونوں کے مخلص احمدیوں کو اس کار خیر میں فوری طور پر حصہ لیکر ثواب کمانا چاہیئے۔ قومیں اپنی روایتوں اور اپنے مقدس مقاموں کی وابستگی کے ساتھ ہی زندہ رہتی ہیں۔ سکھ قوم نے یہاں تک کیا کہ جہاں حضرت باوا صاحب نے چند گھنٹے بھی قیام کیا۔ یا جہاں اتفاقی طور پر بھی ان کا قدم پڑ گیا۔ یا جہاں کسی درخت کے نیچے انہوں نے چند لمحے ٹھہر کر آرام کیا اسے بھی انہوں نے گویا اپنا مقدس مقام قرار دے کر اس کی حفاظت اور اس کے اکرام کو ایک قومی فرض قرار دے لیا۔ تو کیا اسلام اور احمدیت کے نام لیوا ان مقامات کی اچھی مرمت سے غفلت برتیں گے جہاں ہمارے آقا حضرت مسیح موعود علیہ السلام پیدا ہوئے۔ جہاں انہوں نے اپنی زندگی کے ایام گزارے۔ جہاں انہوں نے اپنے خدا کی دن رات عبادت کی۔ جہاں ان پر خدا کی تازہ بتازہ وحی نازل ہوتی رہی۔ جہاں وہ اپنے مخلص صحابہ میں بیٹھ کر ان کی دینی اور روحانی تربیت فرماتے رہے۔ اور جہاں وہ ایک مقدس مزار میں مدفون ہیں؟

ربوہ میں اس غرض کے لئے دفتر صدر انجمن احمدیہ میں ایک امانت زیر نام "امانت مرمت مقدس مقامات" کھول دی گئی ہے لہذا پاکستان کا سارا چندہ اس مد کے نام پر آنا چاہیئے۔ انشاء اللہ الفضل کے ذریعہ چندے کی وصولی کا وقتاً فوقتاً اعلان کیا جاتا رہے گا۔ اسی طرح قادیان میں بھی اس غرض کے ماتحت ایک امانت کھلی ہوئی ہے۔ ہندوستانی احباب کا چندہ وہاں جانا چاہیئے۔ اور دیگر ممالک کے احباب جہاں بھی انہیں سہولت اور قانون لائح الوقت اجازت دے سلسلہ کے کسی مقررہ ادارہ میں چندہ جمع کرا سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب بھائیوں اور بہنوں کو جزائے خیر دے۔ جو اس مبارک تحریک میں حصہ لیں۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کے ذریعہ ان کے قلوب میں تحریک کرے۔ کہ وہ اس کار خیر میں اپنی توفیق کے مطابق بڑھ چڑھ کر حصہ لیں وجزاھم اللہ احسن الجزاء فقط والسلام

خاکسار مرزا بشیر احمد دفتر حفاظت مرکز ربوہ

مرکزیہ مجلس انصار اللہ کی طرف سے اطفال احمدیہ کو وظائف

مرکزیہ مجلس انصار اللہ کی طرف سے فیصلہ کیا گیا ہے کہ ایسے اطفال احمدیہ جو تعلیمی تنظیمی۔ تربیتی دینی لحاظ سے ممتاز سمجھے گئے ہوں ان کو مرکزیہ مجلس انصار اللہ کی طرف سے تعلیمی وظائف دیئے جایا کریں۔ سو ایسے مستحق اطفال احمدیہ جن کی عمر ۱۵ سال تک ہو کو چاہیئے کہ وہ مقامی مجلس انصار اللہ کے زعیم کی تصدیق اور سفارش کے ساتھ اپنے والدین یا ورثاء کے ہمراہ انصار کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر (جو امسال ۲۶-۲۷ اکتوبر ۱۹۵۶ء کو ربوہ میں ہو رہا ہے) آکر انصار کے بورڈ میں انٹرویو دیں۔ اور بورڈ کے انٹرویو میں اول دوم آنے والوں کو بالترتیب تعلیمی وظیفہ دیا جائے گا۔ نیز کامیاب طلبہ کا کرایہ آمد و رفت تھرڈ کلاس بھی ادا کیا جائے گا۔

اول آنے والے کو ایک سال کے لئے سالم فیس کا وظیفہ

دوم آنے والے کو " " " نصف "

(نائب صدر مرکزیہ مجلس انصار اللہ ربوہ)

تازہ فہرست چندہ امداد درویشاں وغیرہ

از مورخہ ۱۸/۸/۵۶ تا ۸/۹/۵۶

(رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی)

ذیل میں ان رقوم کی فہرست درج کی جاتی ہے۔ جو چندہ امداد درویشاں و صدقہ وغیرہ کے طور پر دفتر ہذا میں از ۱۸ اگست ۱۹۵۶ء تا ۸ ستمبر ۱۹۵۶ء وصول ہوئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب بہنوں اور بھائیوں کو جزائے خیر دے۔ اور اپنے فضل و کرم سے نوازے۔ جنہوں نے اس کار خیر میں حصہ لیا ہے۔

بعض دوست غریب درویشوں کے لئے صدقہ کی رقوم بھجواتے ہیں۔ اس میں اصولاً کوئی قابل اعتراض بات نہیں۔ لیکن کیا اچھا ہو۔ کہ درویشوں کے اکرام کے پیش نظر صدقہ کی بجائے ہدیہ کی صورت میں رقوم بھجوائی جائیں۔ گو بہرحال ہم صدقہ کی رقوم بھی شکریہ کے ساتھ قبول کرتے ہیں۔ باقی رہیں عام چندہ امداد درویشاں کی رقوم سو وہی چندہ امداد درویشاں کی بنیادی مد ہے۔ کیونکہ وہ سب درویشوں پر بلا امتیاز خرچ کی جا سکتی ہے۔ فقط والسلام

خاکسار مرزا بشیر احمد دفتر حفاظت مرکز ہند ربوہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۵۶ء

(۱) محمد صدیق صاحب تاجر بذریعہ ڈاکٹر بھائی محمود احمد صاحب سرگودھا (صدقہ برائے مستحق درویشاں) ۲۰-۰-۰
(۲) ڈاکٹر بھائی محمود احمد صاحب سرگودھا (امداد درویشاں) ۲-۰-۰
(۳) شیخ مختار احمد صاحب سرگودھا " ۱-۰-۰
(۴) بیگم محمد ہاشم خان صاحب درانی ربوہ (صدقہ برائے مستحق درویشاں) ۵-۰-۰
(۵) ملک ظہور الدین صاحب کوٹ رادھا کشن لاہور (زکوٰۃ جو خزانہ میں جمع کرائی گئی) ۲۰۰-۰-۰
(۶) " " " " " " (مسجد امریکہ " " " ") ۱۵۱-۰-۰
(۷) بشیر احمد صاحب لینڈ ریکلیمیشن آفیسر جڑانوالہ (فدیہ رمضان) ۱۵-۰-۰
(۸) " " " منجانب اہلیہ صاحبہ خود (صدقہ برائے مستحق درویشاں) ۱۰-۰-۰
(۹) " " " " " " (امداد درویشاں) ۱۰-۰-۰

(باقی کل)

قوم اور سلسلہ کے لئے احمدی نوجوان

اپنی زندگی کس طرح مفید بنا سکتے ہیں؟

پاکستان کی ۸۵٪ آبادی کی معیشت کا انحصار زراعت پر ہے۔ کوئی ملک اپنی سالمیت برقرار نہیں رکھ سکتا۔ جب تک کہ اس میں بسنے والوں کا معیار زندگی بلند نہ ہو۔ اور وہ ان تمام ذرائع کو بروئے کار نہ لائے۔ جو ملک کی آمد کو بڑھانے کا موجب ہوں۔ پاکستان ایسے زراعتی ملک میں عوام کا معیار زندگی بلند کرنے کے لئے زراعت پر پوری توجہ دینا اور ترقی یافتہ ملکوں کے طریق پر زراعتی معلومات بہم پہنچا کر ان کی رہنمائی کرنا نہایت ضروری ہے۔

سلسلہ کی طرف سے جماعت میں زراعت سے متعلق بیداری پیدا کرنے اور زمیندار احباب کو جدید طریقہ ہائے کاشت وغیرہ سے آگاہ ہونے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے بارہا توجہ دلائی ہے۔ احباب جماعت کا فرض ہے کہ وہ حضور کے ارشادات کی روشنی میں زرعی بیداری پیدا کرنے اور زمیندار احباب جماعت کے معیار زندگی کو بلند کرنے کے لئے ان پر پوری طرح عمل فرماویں۔ اس کے لئے ہم چاہتے ہیں کہ مختلف زمینداریوں کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں پر اپنے اپنے علاقوں میں نیجر اور منشی مقرر کرکے کاشت کے نئے طریقے رائج کروا سکیں۔ مگر چونکہ آجکل زراعت اور باغبانی لازم و ملزوم ہیں۔ اس لئے اس سلسلہ میں وہی لوگ مفید ثابت ہو سکتے ہیں۔ جو زراعت کے ساتھ باغبانی کا کام بھی کر سکیں۔ اور کروا سکیں۔ اگر کوئی ایسے نوجوان ان ہر دو علوم کو یا ایک کو پہلے سے جانتے ہوں۔ تو اچھی بات ہے۔ ورنہ محنتی آدمی جو ہاتھ سے ہل چلا سکے۔ گڈائی کر سکے۔ کھالیں بنا سکے۔ ایسے آدمی چھ ماہ یا زیادہ سے زیادہ ڈیڑھ سال میں سارا کام بآسانی سیکھ سکتے ہیں۔ وہ اپنے لئے بھی اور سلسلہ کے لئے بھی مفید وجود بن سکتے ہیں۔ اگر انڈر میٹرک ہوں۔ تو اچھا ہے۔ اگر میٹرک ہوں تو زیادہ اچھا ہے۔ کیونکہ یہ زمینداریاں مالک سے دور جگہ پر واقع ہیں۔ وہاں حساب وغیرہ کی بھی ضرورت ہوگی۔ اس لئے اسی قدر قابلیت ضروری ہے۔ کہ وہ حساب بھی رکھ سکیں۔

ہم سمجھتے ہیں کہ جس طرح تبلیغ کا کام ہے۔ اگر زمیندارہ کام کی طرف بھی نوجوان اسی طرح توجہ دیں۔ تو سارے مغربی پاکستان میں جماعت کی تنظیم نہایت بلند ہو سکتی ہے۔ سلسلہ کے احباب کی اور جماعت کی مالی حالت اچھی ہو سکتی ہے۔ پس احباب اس طرف توجہ دیں۔ لیکن یہ ضروری ہے کہ جو لوگ بھی اس سلسلہ میں آگے آئیں۔ وہ محنت کش ہوں۔ مضبوط ہوں۔ دیانتدار ہوں۔ اپنے ماتحت عملہ پر کنٹرول کر سکیں۔ علاقہ کے ارد گرد کے زمینداروں اور دوسرے لوگوں سے باہمی میل جول بھی کر سکتے ہوں۔ ہم نے پچھلے ۲۲ سالہ تجربہ میں دیکھا ہے۔ کہ کئی گریجوایٹ اس کام میں ناکام رہ گئے۔ اور کئی انڈر میٹرک بلکہ مڈل پاس کامیاب ہو گئے۔ پس احباب اس طرف توجہ کریں۔ اور اس نادر موقع کو ضائع نہ کریں۔ ایسے نوجوان اگر محنت اور دیانتداری سے یہ کام سرانجام دیں۔ تو پانچ سال میں جماعتی حالت کی کایا پلٹ سکتے ہیں۔

حکومت کو دو دو تین تین بلکہ پانچ پانچ لاکھ آدمی فوج کے لئے مل سکتے ہیں۔ تو کیا وجہ ہے کہ جماعت احمدیہ کو ایسے مفید اور اقتصادی کام کے لئے درجنوں آدمی نہ ملیں۔ پس وہ دوست جو اپنے اندر یہ قابلیت اور اہلیت رکھتے ہوں۔ وہ اپنی درخواستیں جلد از جلد ایم این سنڈیکیٹ ربوہ کے پتہ پر بھجوائیں۔ کچھ آدمیوں کی ہمیں ضرورت ہے۔ کچھ آدمیوں کی سلسلہ کو ضرورت ہے۔ اس سلسلہ میں گریجوایٹ سے لے کر مڈل پاس تک کے احباب درخواستیں دے سکتے ہیں۔

ایم۔ این سنڈیکیٹ ربوہ

درخواست دعاء

میرے محترم والد صاحب کا میو ہسپتال میں آنکھ کا اپریشن ہوا ہے۔ تمام بزرگان سلسلہ سے عاجزانہ درخواست ہے۔ کہ ان کی بینائی وصحت وسلامتی کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ آپ صحابی ہیں اور بہت بزرگ ہیں۔

طالب دعا محمد تقی کوٹھی خواص خاں دار الصدر۔ ربوہ۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

اٹھو پیامِ صبحِ گلستاں لئے ہوئے

مورخہ ۷ر اکتوبر ۱۹۵۶ء کو جامعۃ المبشرین میں مکرم مولوی غلام حسین صاحب ایاز مبلغ سنگاپور اور مکرم سلیم الجابی صاحب کے اعزاز میں جو تقریب منعقد ہوئی۔ اس میں یہ نظم پڑھی گئی۔

فطرت سنا رہی ہے حکایاتِ خونچکاں
رنگِ شفق ہے خونِ شہیداں لئے ہوئے

پھیلا رہے ہیں دینِ ھدیٰ احمدی جواں
سینے میں جوش و قوّتِ ایماں لئے ہوئے

اے ساکنانِ وادئ ربوہ زہے نصیب!
تم ہو فیوضِ عیسئ دوراں لئے ہوئے

کروٹ بدل رہا ہے زمانہ اٹھو اٹھو
سوز و گدازِ مشعلِ قرآں لئے ہوئے

ہر نقشِ پا ہو لالۂ صحرا سے خوبتر
ہر اک روش ہو رنگِ بہاراں لئے ہوئے

معمورۂ جہاں پہ مسلّط ہے شامِ غم
اٹھو پیامِ صبحِ گلستاں لئے ہوئے

ہر ہر نفس ہو نافۂ ایماں سے بہرہ ور
ہر ہر نظر ہو بادۂ عرفاں لئے ہوئے

ہر آیۂ کتاب ہے اک بحرِ بیکراں
ہر لفظ نورِ صبحِ درخشاں لئے ہوئے

تسکیں نہیں کسی کو بھی سالکؔ یہاں نصیب
ہر اک خوشی ہے درد کا عنواں لئے ہوئے

رحمت اللہ خاں سالکؔ

بقیہ لیڈر (صفحہ ۲ سے آگے)

(صفحہ ۲ سے آگے)

لعنت سے محفوظ فرماتے۔ آمین آمین" لیکن جو واقعہ بیان کیا گیا ہے۔ ہم اس کو فی الحال صحیح فرض کر لیتے ہیں۔ مگر یہ محض اختلاف رائے سے تعلق رکھتا ہے۔ نظامی امور سے یا احمدیت کے بنیادی امر یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مسیح موعود ماننے یا نہ ماننے سے تعلق نہیں رکھتا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ شیخ قمر الدین صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عقیدہ سے وہی اختلاف تھا۔ جو پیغامیوں کو حضور علیہ السلام سے آج بھی ہے۔ لیکن اگر شیخ قمر الدین صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقام پر اعتراض ہوتا۔ اور یہ عقیدہ رکھتا۔ کہ آپ نعوذ باللہ مسیح موعود نہیں ہیں۔ یا وہ حضور اقدس علیہ السلام کے خلاف ایسی باتیں کہتا جن سے پایا جاتا۔ کہ وہ آپ کی ذات سے عداوت رکھتا ہے۔ اور آپ کے برخلاف سازشیں کرتا ہے۔ تو کیا پھر بھی آپ شیخ صاحب کے لئے یہ الفاظ استعمال کرتے کہ

"مولوی صاحب اس عاجز کے یک رنگ دوست ہیں اور مجھ سے سچی اور زندہ محبت رکھتے ہیں"

کیا ڈاکٹر عبد الحکیم پٹیالوی اور چراغ دین جمونی سے بھی ان کی بغاوت سے مطلع ہونے کے بعد حضور اقدس نے ایسے ہی الفاظ استعمال کئے ہیں؟ کیا حضور اقدس علیہ السلام نے اپنی پوری قوت کے ساتھ ان دونوں کے فتنوں کا انسداد نہیں کیا۔ مضمون نگار صاحب نے اس بات کو پیش نظر نہیں رکھا۔ کہ اختلاف رائے اور اختلاف رائے میں بھی بڑا فرق ہوتا ہے۔

زعماء صاحبان انصار کے لئے ضروری تاکید

انصار کا سالانہ اجتماع عنقریب ۲۶-۲۷ اکتوبر ۱۹۵۶ء کو ربوہ میں ہو رہا ہے انشاء اللہ۔ وقت بہت قریب آگیا ہے

اس لئے

(۱) اگر آپ نے ابھی تک اپنی مجلس کے نمائندگان کی فہرست مرکز میں نہ بھجوائی ہو تو فوراً بھجوا دیں۔

(۲) فارم بجٹ چندہ انصار جو قائد صاحب مال نے بھجوائے ہوئے ہیں۔ بعد تکمیل اگر نہ بھجوائے ہوں تو جلد مرکز میں پہنچ جانے چاہئیں۔ تا شوریٰ انصار کے نئے بجٹ کی تیاری میں کوئی روک پیدا نہ ہو۔

(۳) انتظامات اجتماع انصار اور تعمیر دفتر کا کام جو سرعت سے جاری ہے ان ہر دو کاموں کے لئے روپیہ کی اشد ضرورت ہے۔ جن احباب سے ابھی تک یہ چندے وصول نہ ہوئے ہوں ان سے وصول کر کے فراہم شدہ چندہ جلد از جلد مرکز میں بھجوا دیا جائے۔ اسی طرح انصار کا ماہوار چندہ بھی

قائد انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

انصار کی توجہ کے لئے ضروری اعلان

گذشتہ شوریٰ انصار میں فیصلہ ہوا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے امتحان ہوا کریں۔ چنانچہ اس سے قبل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "فتح اسلام" کا امتحان ہو چکا ہے اور آئندہ امتحان کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "توضیح مرام" تجویز کی گئی ہے جس کا اعلان ۱۱ ستمبر کے الفضل میں ہو چکا ہے۔ اراکین انصار کو چاہیئے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے امتحان میں زیادہ سے زیادہ شامل ہونے کی کوشش کریں اور روحانی علوم سے فائدہ اٹھائیں۔

اس کتاب کا امتحان ۲ دسمبر ۱۹۵۶ء کو لیا جانا ہے۔ کافی عرصہ ہے۔ ابھی سے اس کتاب کا مطالعہ شروع کر دیں۔ زعماء صاحبان انصار کو چاہیئے کہ وہ اپنی اپنی جماعت کے انصار کو اس امتحان میں شمولیت کی تحریص دلائیں۔ اگر ہو سکے تو ذاتی مطالعہ کے علاوہ اس کتاب کے درس کا بھی انتظام کر دیا جائے تا ناخواندہ انصار بھی اس سے مستفیض ہو سکیں۔

یہ کتاب بکڈپو شرکت الاسلامیہ ربوہ سے ۶ آنے میں مل سکتی ہے۔ آپس میں مل کر پچاس جلدیں اگر اکٹھی منگوا لی جائیں تو ۲ آنے فی روپیہ کے حساب سے کمیشن بھی مجرا ہو جائے گا۔

قائد انصار اللہ مرکزیہ شعبہ تعلیم ربوہ

چندہ مساجد ممالک بیرون

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایات فرمودہ مجلس شوریٰ ۱۹۵۲ء کے مطابق چندہ مساجد ممالک بیرون فراہم کرنے کے لئے عہدیداران جماعت کو تفصیلی ہدایات کے ساتھ بجٹ فارم بھجوائے گئے ہیں۔ جن کی واپسی بعد از تکمیل از حد ضروری ہے۔ جملہ عہدیداران جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے تعمیر مساجد کے عظیم الشان اور بابرکت پروگرام میں کما حقہ تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

قائمقام وکیل المال ثانی تحریک جدید ربوہ

ولادت:- مؤرخہ ۹ اکتوبر بروز پیر کو خدا تعالیٰ نے پروفیسر نصیر احمد خان صاحب تعلیم الاسلام کالج کے ہاں دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ نومولود کی درازی عمر و خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔ (انور)

امراء و پریذیڈنٹ صاحبان جماعتہائے مقامی جلد تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں

بعض جماعتوں میں ابھی تک مجالس انصار اللہ قائم نہیں ہوئیں۔ جس کی وجہ سے ان جماعتوں میں ابھی تک تنظیم جاری نہیں ہو سکی۔

ویسے بھی جماعتوں میں تنظیم انصار و خدام کا قائم نہ ہونا صدر انجمن احمدیہ کے قاعدہ ۸۱۸ الف کی خلاف ورزی ہے۔ کیونکہ اس قاعدہ کی رو سے جماعت کا کوئی عہدہ دار مقرر نہیں ہو سکتا۔ جب تک وہ ان مجالس کا ممبر نہ ہو۔ جن جماعتوں میں ابھی تک یہ مجالس ہی قائم نہ ہوئی ہوں ان جماعتوں کے عہدیداروں کا انتخاب بھی آنا بے قاعدگی میں داخل ہے۔ ویسے بھی ان تنظیموں کے عدم قیام کے باعث ان کے دائرہ عمل میں روکاوٹ پیدا ہو رہی ہے۔ اس لئے امراء و پریذیڈنٹ صاحبان جماعتہائے مقامی کو خاص طور پر توجہ دلائی جاتی ہے کہ جن جن جماعتوں میں ابھی تک مجلس انصار اللہ قائم نہ ہوئی ہوں۔ چالیس یا اس سے زائد عمر کے احباب جو طبعاً ظ عمر انصار میں داخل ہیں ان کو جلد جمع کر کے اپنی صدارت میں قیام مجلس انصار اور ان ہی میں سے عہدہ داران انصار کا انتخاب کروا کر بہت جلد دفتر ہذا میں اطلاع بھجوا دیں۔ ہر ایسی جماعت میں مجلس انصار اللہ قائم ہو سکتی ہے جہاں پر کم از کم تین رکن انصار کے ہوں۔ ان میں سے ایک کو زعیم مقرر کیا جائے جس جماعت میں تعداد بیس ارکان کی ہو۔ زعیم کے علاوہ زعیم کی مدد کے لئے سیکرٹری بھی منتخب کیا جانا چاہیئے۔ اور جہاں پر تعداد بیس سے زیادہ ہو وہاں پر زعیم اور چار مہتمم صاحبان ذیل کا انتخاب عمل میں لایا جائے۔ یعنی مہتمم عمومی۔ مہتمم مال۔ مہتمم اصلاح و ارشاد۔ مہتمم تعلیم و تربیت

نوٹ:- عہدہ دار انصار ایسے انتخاب میں آنے چاہئیں جو مخلص ذی اثر اور سلسلہ کے کاموں میں دلچسپی لینے والے ہوں۔

قائد عمومی مرکزیہ مجلس انصار اللہ ربوہ

آہ! چوہدری عبدالعزیز صاحب امیر جماعت احمدیہ بھڑوہ

روزنامہ الفضل ربوہ میں مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات کی افسوسناک خبر پڑھی انا للہ وانا الیہ راجعون

مکرم چوہدری صاحب ہمارے ضلع کے چوٹی کے امراء صاحبان میں سے تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے صحابی تھے۔ احمدیت کے شیدائی اور پروانے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی ذات بابرکات کے ساتھ ان کو بہت محبت اور عشق تھا۔ جماعت کے کاموں میں آپ بہت ہی اخلاص اور محنت سے کام کرتے تھے۔ جب بھی میں نے ان کو کبھی کسی سلسلہ کے کام کی طرف توجہ دلائی آپ نے اس کو نہایت ہی خندہ پیشانی سے ہر ایک کام پر فوقیت دی اور نہایت ہی احسن طریقہ سے سرانجام دیا۔ باوجود اس بات کے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے مال میں فراخی عطا کی ہوئی تھی بہت ہی سادہ زندگی بسر کیا کرتے۔ بہت عبادت گذار تھے۔ تبلیغ کا ان میں خاص قسم کا جوش ہوتا تھا۔ مہمان نوازی کا ان میں خاص جذبہ تھا۔ جب کبھی میں ان کے حلقہ امارت میں گیا وہ ہمیشہ میرے ساتھ رہتے۔ افسوس کہ ہم ایک نہایت اعلیٰ درجہ کے کارکن سے محروم ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان کا نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ کریم ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور آپ کے لواحقین کو صبر عظیم عطا فرمائے۔ اور ان کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

قاسم الدین امیر جماعتہائے احمدیہ سیالکوٹ

چندہ جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ میں اب بمشکل اڑھائی ماہ باقی ہیں۔ لہذا تمام جماعتوں کے کارکنان مال سے التماس ہے کہ اس چندہ کی فراہمی کے لئے کوشش فرمائیں۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز)

نمبر ۱۴۴۶۲: میں مرزا محمد صدیق ولد مرزا کرم الدین صاحب قوم مغل پیشہ ملازمت عمر ۴۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۸ء ساکن نارووال حال کراچی ڈاکخانہ نارووال ضلع سیالکوٹ صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم جولائی ۱۹۵۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت ماہوار آمد ۱۲۵/- روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جو متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔

العبد مرزا محمد صدیق ولد مرزا صدر الدین احمد صاحب گھر نمبر ۸۰۱ نیو کلاتھ مارکیٹ کراچی
گواہ شد لطیف احمد طاہر کوکرام بلاک برنس روڈ کراچی
گواہ شد عبد العزیز ملک روپالی بلڈنگ قاضی خدا بخش روڈ کراچی نمبر ۱

نمبر ۱۴۴۱۴: میں امۃ الرحمن نسیم بنت حضرت بابو محمد رشید خانصاحب مرحوم قوم افغان پیشہ ملازمت عمر ۳۴ سال پیدائشی احمدی ساکن میلسی ڈاکخانہ میلسی ضلع ملتان صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۶/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔

(۱) حق مہر مبلغ دو ہزار روپیہ جو کہ ابھی تک میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے (۲) ایک پختہ مکان دس مرلہ زمین میں واقع محلہ دار الرحمت قادیان جس کی قیمت تخمیناً سولہ ہزار روپیہ ہے جس میں ایک والدہ صاحبہ تین بھائی اور چار بہنیں کل آٹھ حصہ دار شریک ہیں۔ مندرجہ جائداد متروکہ مکان کی واپسی پر اس کا ۱/۱۰ حصہ واجب الادا ہوگا۔ (۳) زیورات ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

۱۔ ایک عدد گلوبند طلائی جس کی قیمت تخمیناً	۳۲۰/-
۲۔ ایک جوڑہ کانٹے " "	۱۲۰/-
۳۔ تین عدد انگوٹھیاں " "	۱۱۰/-
میزان	۵۵۰/-

خاجزہ اپنی مندرجہ بالا ساری جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہے۔ نیز اس کے علاوہ اگر میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس جائداد پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میر اگذارہ صرف اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ بصورت ملازمت مجھے ماہوار ایک سو دس روپے تنخواہ ملتی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ وصیت کرتی ہوں کہ میری جو جائداد بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ بمد وصیت کر دوں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔

الامۃ امۃ الرحمن نسیم ہیڈ مسٹرس گرلز سکول میلسی
گواہ شد ڈاکٹر مزمل حسین خاوند موصیہ
گواہ شد صاحبزادہ محمد طیب خاں صدر محلہ دار الصدر غربی ربوہ

نمبر ۱۴۲۹۹: میں حکیم دوست محمد ولد میاں فضل دین قوم ہنجرا پیشہ حکمت عمر ۴۷ سال پیدائشی احمدی ساکن کارخانہ گرداری مل ڈاکخانہ سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۴/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت جائداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے میری آمد بذریعہ حکمت ماہوار ساٹھ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔

العبد دوست محمد بقلم خود۔ گواہ شد مہدی شاہ بلغ کارخانہ گرداری مل سانگلہ ہل۔
گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ

نمبر ۱۴۳۷۳: میں خورشید اختر زوجہ ملک عبد الحق صاحب قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن بھوڑانانو الا ڈاکخانہ کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۱/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

نکلس طلائی وزنی ۴ تولے قیمت		۴۰۰/-/-
کڑے " ۸ " مالیتی		۸۳۲/-/-
کانٹے دو جوڑی ۴ " "		۴۱۶/-/-
انگوٹھی طلائی وزنی ۴ ماشہ "		۳۵/-/-
ٹکہ طلائی وزنی ایک تولہ "		۱۰۴/-/-
کل		۱۸۰۲/-/-

حق مہر بذمہ خاوند تین ہزار روپیہ۔ زرعی زمین جو والد صاحب کے نام پر ہے اس کی تقسیم پر بھی مجھے حصہ ملے گا۔ لہذا میں اپنی ساری جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے بعد اگر کوئی مزید جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔

الامۃ خورشید اختر بقلم خود
گواہ شد عبد الحق ملک خاوند موصیہ
گواہ شد ملک محمد رفیق حلقہ دال ربوہ ضلع جھنگ۔

مکرم سیفی صاحب نائیجیریا یونین آف جرنلسٹس کے نائب صدر منتخب ہو گئے

مورخہ ۶/۱۰/۵۶ "نائیجیریا یونین آف جرنلسٹس" کا کانگرس میں اجلاس ہوا۔ جملہ کانگرس کے علاوہ نائیجیریا کے دوسرے نمائندوں نے بھی شرکت کی۔ اس اجلاس میں مکرم سیفی صاحب کو وائس پریذیڈنٹ منتخب کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے اس انتخاب کو احمدیت کے لئے بابرکت کرے۔ آمین۔ (وکیل التبشیر ربوہ)

دعائے مغفرت

مکرم محمد علی صاحب فیروزپوری جو فیروزپوری ملنگ کے نام سے مشہور تھے مورخہ ۱۷ اکتوبر بروز بدھ بعد از نماز مغرب اس جہان فانی سے کوچ کر گئے انا للہ وانا الیہ راجعون

بزرگان سلسلہ مرحوم کے بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں

احمد علی سراج صدر بازار بزاز محلہ لاہور چھاؤنی

درخواستہائے دعا

(۱) میرے والد ملک فضل الٰہی صاحب بھیروی کا عرصہ ۱۰ ماہ سے بیمار ہیں اور اب چند روز سے گردے کی شدید درد میں مبتلا ہیں۔ درویشان قادیان اور احباب سلسلہ احمدیہ کی خدمت میں عرض ہے کہ ابا جان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں اور میرے بھائی حمید اللہ ملک کا سفر ہے اور تاریخ ۲۴ اکتوبر ہے ان کے لئے بھی دعا کی جائے۔

محمودہ بیگم بنت ملک محمد فضل الٰہی صاحب بھیروی محلہ دار الرحمت ربوہ

(۲) میرے والد صاحب مکرم محمد حسن صاحب ہیڈ ماسٹر بلڈ پریشر کی وجہ سے علیل ہیں تمام صحابہ حضرت مسیح موعود و درویشان قادیان و احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔ اس وقت میو ہسپتال لاہور زیر علاج ہیں۔

عطاء الرحمن از لاہور

(۳) خاکسار کا چھوٹا بھائی محمد رفیق کچھ دنوں سے بیمار ہے جس کی وجہ سے مجھے کافی پریشانی ہے۔ احباب و درویشان قادیان دردِ دل سے صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

عبد الحفیظ احمدی خوشاب

(۴) میرے والد صاحب چوہدری رحمت خاں صاحب سابق سفید پوش چونڈہ ضلع سیالکوٹ ان دنوں کان کی درد سے سخت تکلیف میں ہیں۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ شفائے کاملہ کیلئے دعا فرمائیں

بشیر احمد باجوہ ناظم وقف زندگی ربوہ

(۵) مکرم چوہدری نادر علی خانصاحب سخت بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ احمدیہ کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو جلد کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

محمد ابراہیم انسپکٹر دفتر وصیت ربوہ

(۶) میرے بھائی چوہدری محمد دین صاحب کی اہلیہ عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں احباب دردِ دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ اپنے خاص فضل کے ماتحت انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور خادمہ دین بنائے۔ آمین

(چوہدری) عبد الحمید کارکن دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

خدام الاحمدیہ کا سولھواں سالانہ اجتماع خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہوگیا

اجتماع میں ۶۰ مجالس کے ۵۴۵ خدام کی شرکت، اجتماعی ذکر الٰہی، ورزشی اور علمی مقابلے

تلقینِ عمل اور مجلسِ شوریٰ کا انعقاد

ربوہ ۲۲ اکتوبر خدام الاحمدیہ کا سولھواں سالانہ اجتماع ۱۹ اکتوبر سے ۲۱ اکتوبر تک جاری رہنے کے بعد کل شام خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوگیا۔ اجتماع حسب سابق کھلے میدان میں اس طور پر منعقد ہوا کہ ہر مجلس نے اپنے اپنے خدام کے لئے علیحدہ علیحدہ خیمے نصب کئے ہوئے تھے۔ انہوں نے تین روز تک اپنے خیموں میں مقیم رہ کر ذکر و فکر اور تربیت و اصلاح کے ایک مخصوص پروگرام میں حصہ لیا۔ اس مرتبہ خدام کی ۶۰ مجالس کے ۵۴۵ خدام نے اجتماع میں شرکت کی۔ علاوہ ازیں مختلف مجالس کے ۲۰۴ اطفال نے بھی شریک ہو کر تربیت و اصلاح کے اس موقع سے پورا پورا فائدہ اٹھایا۔ یہ امر باعث مسرت ہے کہ امسال شامل ہونے والی مجالس نیز خدام اور اطفال کی تعداد گزشتہ سال کی نسبت زیادہ رہی گزشتہ اجتماع میں ۵۳ مجالس کے ۴۰۱ خدام اور ۱۰۴ اطفال شامل ہوئے تھے۔ اس سال بیرون پاکستان کی نو مجالس خدام الاحمدیہ کے نمائندگان کو بھی اجتماع میں شرکت کی سعادت نصیب ہوئی۔ چنانچہ انڈونیشیا، ڈچ گی آنا، گولڈ کوسٹ، ٹرینیڈاڈ، ٹانگانیکا، چین، ی ن۔ برٹش سمالی لینڈ اور فادیان کے خدام بھی اجتماع میں موجود تھے۔ انہوں نے بھی دعاؤں اور عبادتوں کے اس روحانی ماحول میں اپنے پاکستانی بھائیوں کے دوش بدوش ذکر الٰہی، ورزشی اور علمی مقابلوں تلقین عمل اور مجلس شوریٰ کے اجلاسوں میں حصہ لیا اور سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی روح پرور تقاریر اور حضور کے ایمان افروز ارشادات و زریں ہدایات سے مستفیض ہوئے

خدام روزانہ صبح چار بجے بیدار ہو کر پہلے نماز تہجد اور نماز فجر ادا کرتے اس کے بعد درس القرآن ہوتا۔ اور پھر کھانے اور نماز کے وقفہ کو چھوڑ کر صبح چھ بجے سے رات کے ساڑھے دس بجے تک خدام ورزشی اور علمی مقابلوں۔ تلقین عمل اور مجلس شوریٰ کے اجلاسوں میں حصہ لیتے۔ اور اس طرح ان کا تمام وقت ایک خاص علمی ماحول میں گذرتا۔ علمی مقابلوں میں حفظ و تلاوت قرآن مجید۔ ترجمۂ قرآن مجید۔ مطالعہ احادیث مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام و خلفائے سلسلہ۔ معلومات عامہ۔ مضمون نگاری اور تقریری مقابلے خاص طور پر قابل ذکر ہیں

تلقین عمل کا پروگرام خاص اہمیت کا حامل تھا۔ اس کے تحت علمائے سلسلہ کو مدعو کر کے ان سے خاص خاص علمی اور تربیتی موضوعات پر تقاریر کرائی جاتی ہیں چنانچہ اس مرتبہ اس پروگرام کے تحت مختلف اوقات میں حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی۔ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب۔ مکرم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل۔ مکرم مولوی غلام باری سیف صاحب۔ مکرم ابو المنیر مولوی نور الحق صاحب اور مکرم عبد المجید صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کراچی نے منصب خلافت، اس کی اہمیت اور اس کی برکات سے متعلق مختلف موضوعات پر پُرمغز تقاریر کر کے خدام کو ذہن نشین کرایا۔ کہ اس ضمن میں ان پر کیا ذمہ داریاں عاید ہوتی ہیں۔ کہ خلافت کا بابرکت سلسلہ قیامت تک چلتا چلا جائے

مورخہ ۲۱ اکتوبر کی سہ پہر کو تقسیم انعامات کی تقریب اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پُر معارف اور روح پرور خطاب کے بعد اجتماع ایک پُرسوز اجتماعی دعا پر ختم ہوا۔ حضور کے اس پُر معارف اور روح پرور خطاب کا ملخص اور اجتماع کے ورزشی اور علمی مقابلوں کے نتائج اور شوریٰ کے فیصلہ جات کی رپورٹ آئندہ اشاعتوں میں ہدیہ ناظرین کی جائے گی۔

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کا معیار

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے جامعہ احمدیہ ربوہ میں آئندہ کے لئے داخلہ کا معیار پرائمری مقرر فرمایا ہے۔ نصاب سات سالہ ہوگا۔ امیدواران کا املاء اور خوشخطی کا امتحان لیا جائے گا۔ صحیح املاء لکھنے والے خوشخط کو داخل کیا جائے گا۔ پرائمری سے اوپر کے طلباء اپنے اپنے معیار قابلیت کے مطابق مناسب درجہ میں لئے جاسکیں گے۔ ناظر تعلیم

جماعتِ احمدیہ قصور کی متفقہ قرارداد

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی توہین کا الزام سراسر غلط اور افتراء پر مبنی ہے

مؤرخہ ۱۵/۸/۵۶ کو بعد نماز مغرب مسجد سنٹرل فلور ملز قصور میں جماعت احمدیہ قصور کا ایک اجلاس زیر صدارت محترم ملک عبد العزیز صاحب امیر جماعت احمدیہ قصور منعقد ہوا اور متفقہ طور پر قرارداد ذیل منظور ہوئی۔

قرارداد

"جماعت احمدیہ قصور کا یہ اجلاسِ عام حالیہ منافقین کے دوران پیغام صلح کے ان الزامات کو قطعاً غلط جھوٹ اور افتراء پردازی پر مبنی قرار دیتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے بیانات اور مضمونوں میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں نازیبا کلمات استعمال کئے ہیں۔

سیدنا حضرت الحاج حکیم مولوی نور الدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت مسیح الموعود علیہ السلام کے پہلے خلیفہ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے استاد تھے ان کا جو مقام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اور جماعت مبائعین کی طرف سے تقریر و تحریر کے ذریعہ بارہا بیان ہوتا رہا ہے پیغام صلح اور اس کے اکابر و اصاغر اس کا اندازہ بھی نہیں کر سکتے۔ پیغام صلح جو ساری عمر حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے لئے "پیغام جنگ" ثابت ہوتا رہا ہے اب محض فتنہ اور شرارت پیدا کرنے کی غرض سے آپ سے جھوٹی محبت کا اظہار کر رہا ہے۔

حالانکہ یہی پیغام صلح اور اس کے اکابر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معزول کرنے کی مذموم کوششوں میں مصروف تھے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ذات گرامی ہی تھی جنہوں نے مردانہ وار ایسی تمام کوششوں کا مقابلہ کیا اور حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایسے مخالف اور فتنہ پرداز لوگوں کو شکست دی۔ پیغام صلح کی یہ حرکت یقیناً منافقانہ ہے اور اس کا مقصد موجودہ منافقین کی شرارتوں کو تقویت پہنچانا ہے

ہم جماعت احمدیہ قصور ضلع لاہور کے اراکین سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور جماعت مبائعین پر پیغام صلح کے ایسے تمام الزامات کو بہتانِ عظیم قرار دیتے ہوئے ایسی افتراؤں سے کلی نفرت کا اظہار کرتے ہیں۔

طالب دعا

محمد صادق فاروقی جنرل سیکرٹری

جماعت احمدیہ قصور

ضلع لاہور

تصحیح

۱۹ اگست ۱۹۵۶ء کے اخبار الفضل میں منظوری عہدیداران کے عنوان کے ماتحت جماعت احمدیہ منڈی مریدکے ضلع شیخوپورہ کے عہدیداران کے متعلق غلط اعلان شائع ہوگیا تھا۔ منظور شدہ عہدیداران مندرجہ ذیل ہیں۔ احباب نوٹ فرمالیں۔

نام	عہدہ
(۱) شیخ محمد بشیر آزاد انبالوی	پریذیڈنٹ و سیکرٹری مال
(۲) شیخ محمد عنایت اللہ صاحب	سیکرٹری اصلاح و ارشاد و امام الصلوٰۃ
(۳) ماسٹر مشتاق احمد صاحب مولوی فاضل	سیکرٹری امور عامہ

ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ